Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۱-۷۶ | اتوار ۱۱ ربیع الثانی ۱۴۱۲ھ، ۲۰ اخاء ۱۳۷۰ ہش، ۲۰ اکتوبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۳۵

پکڑے آجانے کے وقت توبہ بے معنی ہو جاتی ہے

"ہر وہ شخص جو اپنے گناہ کے نتیجے میں اپنی پاداشِ عمل کا منہ دیکھنے لگتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس کی سزا قریب آگئی ہے۔ ہمیشہ یہی کہتا ہے کہ اگر یہ بار ٹل جائے، اگر اسی دفعہ میں نہ پکڑا جاؤں تو میں توبہ کر لوں گا اور جب مشکل ٹل جاتی ہے جب ابتلاء دور ہو جاتا ہے تو پھر دوبارہ وہی حرکتیں کرتا ہے ...... پس ایسی باتیں کرنا جب پکڑ کا وقت آجائے اور امتحان کا وقت ختم ہو جائے بالکل بے معنی اور لغو باتیں ہیں"۔

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یاد رکھو یہ تقویٰ بڑی چیز ہے۔ خوارق کا صدور بھی تقویٰ ہی سے ہوتا ہے اور اگر خوارق نہ بھی ہوں پھر بھی تقویٰ سے عظمت ملتی ہے۔ تقویٰ ایک ایسی دولت ہے کہ اس کے حاصل ہونے سے انسان خدا تعالیٰ کی محبت میں فنا ہو کر نقشِ وجود مٹا سکتا ہے۔ کمال تقویٰ کا یہی ہے کہ اس کا اپنا وجود ہی نہ رہے اور صیقل زدم آں قدر کہ آئینہ نماند کا مصداق ہو جائے۔ اصل میں یہی توحید اور یہی وحدتِ وجود تھی جس میں لوگوں نے غلطیاں کھا کر کچھ کا کچھ بنا لیا ہے۔ یہ کیا دین اور تقویٰ ہے کہ ایک ضعیف انسان اور بے چارہ بندہ ہو کر خدائی کا دعویٰ کرے۔ اس سے بڑھ کر کیا گستاخی اور شوخی ہو سکتی ہے کہ انسان خدا بنے اور خدا کے بھید اور اسرار کے جاننے کا مدّعی ٹھہرے"۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۴۵)

"غرض عملی طور پر تبتّل کی حقیقت تب ہی کُھلتی ہے جب کہ ساری روکیں دور ہو جائیں اور ہر ایک قسم کے حجاب دُور ہو کر محبتِ ذاتی تک انسان کا رابطہ پہنچ جاوے اور فناءِ اتم ایسی حاصل ہو جاوے۔ قیل و قال کے طور پر تو سب کچھ ہو سکتا ہے اور انسان الفاظ اور بیان میں بہت کچھ ظاہر کر سکتا ہے، مگر مشکل ہے تو یہ کہ عملی طور پر اسے دکھا بھی دے جو کچھ وہ کہتا ہے۔ یُوں تو ہر ایک خدا کو ماننے والا ہے۔ پسند بھی کرتا ہے اور کہہ بھی دیتا ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ خدا کو سب پر مقدّم رکھوں اور مقدّم کرنے کا مدّعی بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن جب ان آثار اور علامات کا معائنہ کرنا چاہیں جو خدا کے مقدّم کرنے کے ساتھ ہی عطا ہوتے ہیں تو ایک مشکل کا سامنا ہوگا۔ بات بات پر انسان ٹھوکر کھاتا ہے"۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۵۵۲)

مجلس نابینا ربوہ کا اجلاس

○ مورخہ ۱۵ اکتوبر ۹۱ء کو مجلس نابینا ربوہ کا ایک اجلاس بسلسلہ سفید چھڑی ہوا جس میں حسب ذیل قرار دادیں پاس کی گئیں۔

۱:- تمام ممبران سفید چھڑی استعمال کرینگے

۲:- تمام اہالیانِ وطن سے اپیل ہے کہ وہ سفید چھڑی کو نابیناؤں کی علامت کے طور پر جان لیں اور سفید چھڑی والے کی مناسب راہ نمائی کرنا اپنا فرض سمجھیں۔

۳:- حکومت پاکستان سے پُرزور گذارش ہے کہ ٹریفک کے اصولوں میں سفید چھڑی کو بھی شامل کریں اس کے لئے باقاعدہ ضابطہ بنائیں۔

۴:- ہم تمام سرکاری و نجی اداروں سے استدعا کرتے ہیں کہ معذور افراد کے لئے ملازمتوں کا جو ایک فیصد کوٹہ مقرر ہے اسے معذور لوگوں سے ہی پورا کیا جائے اور معذور اسے ہی سمجھا جائے جو حواس خمسہ میں سے کم از کم کسی ایک حس سے محروم ہو نیز اس قانون پر کما حقہٗ عمل کیا جائے۔ حکومت کا عمل درآمد کرنے والا ادارہ اس قانون کی پابندی کرائے۔

۵:- ریلوے اسٹیشن۔ عام بس سٹینڈ اور دیگر اہم مقامات پر ایسے بورڈ آویزاں کئے جائیں جن سے سفید چھڑی عوام الناس میں متعارف ہو سکے۔ اسی طرح اہم سائن بورڈز پر بریل رسم الخط میں بھی متعلقہ معلومات درج کی جائیں۔

باقی ص۷ پر

ولادت

مکرم انور ندیم علوی صاحب ایڈووکیٹ امیر ضلع نواب شاہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲ جون ۹۱ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے نومولود کا نام طلحہ ندیم تجویز ہوا ہے اور وہ "وقف نو" میں شامل ہے۔ احباب بچے کی درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

مظفر و منصور ہونے کے لئے متّقی بننا ضروری ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو

"انسان کو بہت ضرورت ہے اس بات کی کہ کھائے پئے پہنے۔ اللہ تعالیٰ متقی کے لئے فرماتا ہے (......) انسان جب متقی بن جائے تو اللہ تعالیٰ اسے ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے کہ اس کے گمان میں بھی نہیں ہوتا۔ پس اگر کوئی رزق کا طالب ہے تو اس پر واضح ہو کر رزق کے حصول کا ذریعہ بھی تقویٰ ہی ہے۔

۲۔ انسان جب مصیبت میں حوادث زمانہ سے پھنس جاتا ہے اور اس کی بے علمی اسے آگاہ نہیں ہونے دیتی کہ کس سبب سے تمسک کر کے نجات حاصل کرے تو وہ خبیر جو ذرہ ذرہ کا آگاہ ہے فرماتا ہے متقی کو ہم تنگی سے بچائیں گے۔ باقی ص۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۳۰ر اخاء ۱۳۷۰ ہش — ۳۰ر اکتوبر ۱۹۹۱ء

معاشرہ کی خرابی کا علاج — معاشرہ

پاکستان میں تشدد کی کارروائیوں میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے اور اب تو فوج کو بلانے کی نوبت بھی آ گئی ہے۔ کوئٹہ میں غیر معینہ مدت کے لئے کرفیو لگانا پڑا اور فوج بھی بلا لی گئی۔ اگر ایک علاقے میں ایسا ہوا ہے تو کون کہہ سکتا ہے کہ کسی دوسرے علاقہ میں ایسا نہیں ہوگا۔ اسی سلسلہ میں تو خواہش کا اظہار کیا جا سکتا ہے کہ ایسا نہ ہو یا دعا کی جا سکتی ہے کہ اے خدا ملک کو امن و امان عطا کر اور ہر قسم کے تشدد آمیز رویہ سے اسے محفوظ رکھ — جان کا بھی نقصان — مال کا بھی نقصان — مزید تشدد کا بھی خطرہ۔ اور بیرونِ ملک بدنامی الگ۔ بلکہ ہمارے خیال میں تو بدنامی سے بھی زیادہ خطرہ یہ ہے کہ دشمن کو شہ ملتی ہے۔ ہم اکثر کہتے ہیں کہ بیرونی دشمن۔ دہشت گرد اور تشدد پسند۔ ملک میں گھس آئے ہیں۔ ایسا کیوں ہوا۔ یا ایسا کیوں ہوتا ہے۔ محض اس لیے کہ انہیں ملکی حالات کی خرابی سے شہ ملتی ہے انہیں ان کے دست و بازو یہاں سے مل جاتے ہیں۔

ہم مانتے ہیں کہ تشدد کی کارروائیوں کو روکنا حکومت کا فرض ہے اور ہمارے خیال میں کسی ذمہ دار حکومت میں کوئی شخص ایسا نہیں ہو سکتا جو تشدد کو پسند کرے۔ خون بہتا دیکھے۔ مال لٹتا دیکھے اور خوش ہو یا خاموش رہے لیکن اگر لوگ تشدد پر آمادہ ہوں اور جان کی بازی لگا کر لوگوں کا امن و امان تباہ کرنا چاہیں تو انہیں حراست میں لے کر سزا تو دی جا سکتی ہے لیکن تشدد سے پہلے تشدد کی کارروائیوں کو روکا کیسے جا سکتا ہے کون جانتا ہے کس گاؤں میں کلاشنکوف بردار اِدھر اُدھر فائرنگ کرتا گزرے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ کسی ایک ادارہ سے چاہے وہ حکومت ہی کیوں نہ ہو یہ امید رکھنا کہ وہ مکمل طور پر تشدد پر قابو پا سکتا ہے امید کو ضرورت سے زیادہ وسعت دینے والی بات ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ معاشرہ کو پاک صاف کیا جائے۔ معاشرہ میں بھائی چارہ پیدا کیا جائے۔ سب لوگ ایک دوسرے کو بھائی بھائی سمجھ کر زندگی گذاریں۔ معاشرہ کی خرابی کا علاج معاشرہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔

کون، کس کا، اور کب، کر دے گا خوں
لٹ کے رہ جائے گا سارے شہر کا امن و سکوں
وہ بصد سعیٔ مسلسل مل نہ پائے گا کبھی
کون جانے اس تشدد کا ہے کیا رازِ دروں

— ابوالاقبال

○

رونے کے سلیقہ میں بھی شامل ہے تری یاد
ہنستا ہوں تو تُو اس کو سمجھ لیتا ہے فریاد

کیوں میری وفاؤں سے بھی تُو خوش نہیں ہوتا
میری تو محبت کی غذا ہے تری بیداد

رُسوائی مری رونقِ بازار بنی ہے
ہر اہلِ جنوں کی ہے ازل سے یہی رُوداد

کچھ لوگ تو شاہد ہیں مری راست رَوی پر
کچھ لوگ مجھے کہتے ہیں مجموعۂ اضداد

اے ربِّ دو عالم ترے انصاف کے طالب
بیٹھے ہیں سرِ راہ کہ کب آتی ہے امداد

جو کچھ بھی ہوں مَیں تیری عطا ہے مرے مولا
تیرے ہی پرستار تھے جو تھے مرے اجداد

مَیں منتظرِ جلوۂ ایمن ہوں کہ اب تک
ہر ایک خرابہ ہے مری رُوح سے آباد

آنکھیں جو کُھلیں گی تو سمجھ جاؤ گے اک دن
آباد ہے کون اور یہاں کون ہے برباد

ربطِ غمِ جاں نے مرے لمحات سنوارے
ورنہ مَیں ہمہ وقت رہا کرتا تھا ناشاد

ہلکا سا جو آیا تھا صبا کا کبھی جھونکا
اب اس سے اکھڑنے لگے ہلتے ہوئے شمشاد

کچھ لوگ تو خوش ہیں کہ قلمکار ہے کوئی
کچھ لوگ نسیم اس کے بنے جاتے ہیں حسّاد

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

علمی مسائل

فرماتا ہے۔ اے محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) تو ان سے کہہ دے میں تو کسی طاقت کا مدعی نہیں۔ کمزور انسان ہوں۔ خدا کی وحی میں تمہارے عذاب کی خبر آئی ہے۔ وہ تم کو سناتا ہوں۔ مگر تم بہرے ہو گئے ہو۔ کتنا بھی ڈھول سنتے نہیں۔ لیکن جب عذاب آجائے گا تو اس وقت یہ لوگ کہیں گے کہ افسوس ہم تو ظالم تھے۔ مگر کیا ان کا یہ کہنا ان کو نفع دے سکے گا۔ جب مقتدرت ظلم کی وقت وہ ظلم کرتے رہے تو مقتدرت ظلم کے چھننے جانے پر افسوس کرنے کا کیا فائدہ؟ اور ہم اس فیصلہ کے دن انصاف کے ترازو رکھ دیں گے تاکہ جتنا کوئی مجرم ہے اسکو سزا مل جائے اور کسی پر تھوڑا سا بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ اور اگر کسی نے ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی نیکی کی ہو گی تو اس کا بدلہ اسکو مل جائے گا۔ دیکھو یہ کتنی زبردست صداقت ہے جو قرآن کریم نے بیان کی ہے۔ ابوجہل کتنا شدید دشمن تھا مگر اسکے اندر کی نیکی کسی دوسرے شخص کو نظر نہیں آئی لیکن جب خدائی فیصلے کا دن آیا تو اس کے بیٹے کو مسلمان کر دیا گیا اور وہ اعلیٰ درجہ کا اسلامی جرنیل ثابت ہوا۔ اسطرح ابوسفیان اسلام کا کتنا دشمن تھا۔ ظاہر میں دیکھنے والے یہی سمجھتے تھے کہ یہ اور اس کا خاندان ہمیشہ سزا پائیں گے مگر اسکے اندر بھی کوئی نیکی تھی۔ جب وقت آیا تو اس کا بیٹا آدھی مملکت اسلامیہ کا حاکم بنا۔ اور قریباً ۱۰۰ سال تک اس کے خاندان نے تمام عالم اسلام پر حکومت کی۔ اور اسکے بعد اندلس پر تقریباً پانچ سو سال تک حکومت کی۔ یہ جزا محض عالم الغیب خدا کی طرف سے ہی آسکتی ہے۔ اگر انسان جزا دیتا تو ابوجہل اور اسکے خاندان کو اور ابوسفیان اور اسکے خاندان کو پیس ڈالتا۔

اوپر کے مضمون کے علاوہ جہنم کے غیر منقطع ہونے کے عقیدہ کو بھی رد کر رہی ہے۔ کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اگر کسی نے ایک رائی کے دانے کے برابر بھی نیکی یا بدی کی ہو گی تو اس کا حساب لیا جائے گا۔ اب اگر بدی کی وجہ سے انسان جہنم میں چلا گیا اور ابدالآباد تک وہیں رہا تو نیکیوں کا بدلہ کب پائے گا۔ پس ضروری ہے کہ جہنم کا عذاب منقطع ہو اور نیکیوں کی جزا کے لئے اسے جنت میں داخل کیا جائے۔

آریوں کا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ حساب کے وقت ہر روح کا ایک گناہ باقی رکھ لیتا ہے چنانچہ وہ پہلے تو نیک روحوں کو نجات دے دیتا ہے مگر پھر اس گناہ کی وجہ سے انہیں مختلف جونوں میں ڈالتا رہتا ہے۔ گویا ان کے نزدیک خدا تعالیٰ انعام پہلے دیتا ہے اور عذاب پیچھے تاکہ روح ابدی نجات نہ پا جائے۔ مگر دین حق کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ گناہوں کی سزا پہلے دیتا ہے اور پھر انسان کو نجات دیتا ہے۔ ہر عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ دین حق کی تعلیم ہی فطرت صحیحہ کے مطابق ہے۔ گناہ کو چھپا رکھنا اور سلسلہ انعام کو منقطع کر کے عذاب میں مبتلا کر دینا ایسا ہی ہے جیسے بنیا کسی کو روپیہ قرض دے کر اس کا بہت سا حصہ تو وصول کر لیتا ہے مگر کچھ حصہ باقی رہنے دیتا ہے تاکہ چند سالوں کے بعد پھر سود سمیت اس سے ایک بہت بڑی رقم وصول کر سکے۔ اس قسم کی کینہ توزی کسی انسان میں بھی برداشت نہیں کی جا سکتی۔ کجا یہ کہ اسے خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کیا جائے۔ لیکن دین حق کہتا ہے کہ جس شخص کے لئے سزا مقدر ہو گی اسے پہلے سزا دی جائے گی اور پھر اسکی نیکیوں کا انعام دیا جائے گا۔ اور یہ انعام غیر منقطع ہو گا اور اسمیں کوئی رخنہ واقع نہیں ہوا ہو گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایک دوسرے مقام پر فرماتا ہے کہ جو لوگ میری جنت میں داخل ہو جائیں گے وہ اس سے کبھی نکالے نہیں جائیں گے۔ دین حق کی تعلیم عقل اور فطرت کے مطابق ہے جبکہ آرین مذہب کی تعلیم خدا تعالیٰ پر ظلم کا الزام عائد کرنے والی ہے۔

* * *

ایک برکت تو پردہ غیب کی وجہ سے اسے حاصل ہوتی ہے۔ اور ایک برکت کشف غیب کی وجہ سے اسے حاصل ہوتی ہے۔ پردہ غیب کی وجہ سے جو برکت اسے حاصل ہے۔ وہ تو اس سے ظاہر ہے کہ انسان کی ساری زندگی جدوجہد سے تعلق رکھتی ہے۔ اور جدوجہد کی ساری بنیاد ہی غیب پر ہے۔ اگر غیب کا پردہ حائل نہ ہو تو سعی و عمل کا تمام سلسلہ ختم ہو جائے۔ مثلاً بچوں کو ان کے والدین سکول میں پڑھنے کیلئے بھیجتے ہیں۔ اور وہ بھی اگر محنتی اور ذہین ہوں۔ تو وہ سمجھتے ہیں کہ ہم اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے دنیا میں عزت حاصل کر لیں گے۔ لیکن کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جب ان کا امتحان قریب آتا ہے تو ان میں سے بعض لڑکے بیماریوں یا اچانک حادثات کی وجہ سے وفات پا جاتے ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ نے علم غیب اپنے ہاتھ میں نہ رکھا ہوتا اور ایک طالب علم کو یہ یقینی طور پر معلوم ہوتا کہ میں نے پندرہ سال کی عمر کو پہنچ کر مر جانا ہے۔ تو وہ اسی وقت سے مغموم رہنا شروع کر دیتا۔ اور اس کے والدین بھی رونے پیٹنے لگ جاتے۔ اور وہ اپنی عمر کو بالکل ضائع کر دیتا۔ لیکن پردہ غیب کے حائل ہونے کی وجہ سے وہ برابر محنت کرتا چلا جاتا ہے۔ اور گو بعد میں آکر وہ فوت ہو جاتا ہے۔ مگر جس طرح ایک ٹوٹنے والے ستارے کی روشنی سے بھی کئی بھولے بھٹکے مسافر راہ پا لیتے اور کئی گڑھوں میں گرتے ہوئے سنبھل جاتے ہیں۔ اسی طرح وہ دوسرے لڑکوں کے لئے ایسی روشنی چھوڑ جاتا ہے۔ جو ان کی ترقی کا موجب بن جاتی ہے۔ کیونکہ کئی لڑکے ایسے تھے جن کے سامنے اگر اس کا وجود نہ ہوتا تو وہ کبھی محنت نہ کرتے۔ انہوں نے اگر محنت کی تو اسی لئے کہ اس لڑکے کی محنت اور ذہانت کو دیکھ کر ان کے دلوں میں بھی رشک پیدا ہوا۔ اور انہوں نے بھی تعلیم میں دلچسپی لینی شروع کر دی اور رفتہ رفتہ وہ ترقی کر گئے۔

اسی طرح انسان اپنے دوستوں اور رشتہ داروں میں پھرتا ہے۔ جن میں سے بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جن کی دوستی خود غرضانہ ہوتی ہے۔ یا وہ اپنے دل میں اس کے خلاف کئی قسم کے منصوبے سوچتے رہتے ہیں۔ یا اس کے رشتہ دار بظاہر اس سے محبت کرتے ہیں۔ لیکن وہ اپنے دلوں میں اس کے بدخواہ ہوتے ہیں۔ اگر پردہ غیب حائل نہ ہوتا اور انسان کو پتہ لگ جاتا کہ میرا فلاں دوست اپنے دل میں میرے متعلق اس قسم کے خیالات رکھتا ہے۔ یا میرا فلاں رشتہ دار میرا بدخواہ ہے۔ تو ایک قیامت برپا ہو جاتی۔ جس گھر میں دیکھو لڑائی ہو رہی ہوتی۔ ایک کہہ رہا ہوتا ہے کہ تم نے میرے خلاف فلاں فلاں بات کیوں سوچی تھی۔ اور دوسرا کہہ رہا ہوتا ہے کہ تمہارے دل میں میرے خلاف اس قسم کے خیالات کیوں آرہے تھے۔ بیوی خاوند سے ناراض ہوتی اور خاوند بیوی سے ناراض ہوتا۔ اور امن اور سکون دنیا سے اٹھ جاتا۔ پس پردہ غیب جو اللہ تعالیٰ نے حائل کر رکھا ہے یہ اس کی ایک بڑی رحمت ہے۔

پھر اگر پردہ غیب نہ ہوتا تو لڑائیوں میں تمام دنیا تباہ ہو کر رہ جاتی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ لڑائی داؤ پیچ کا نام ہے یعنی لڑائی لڑنے کا سارا کمال اس میں ہے کہ سب باتیں پردہ اخفاء میں رہیں۔ اور لڑنے والے اپنی سیاست اور تدبیر پر اعتماد کریں۔ لیکن اگر پردہ غیب نہ ہوتا اور جنگوں میں ایک طرف والوں کو پتہ لگ جاتا کہ ہمارا دشمن اس وقت فلاں جگہ پر ہے تو وہ اپنی توپوں کا منہ عین اسی طرف کر دیتے جدھر دشمن ہوتا۔ اسی طرح دوسری طرف سے بھی توپوں کے گولے عین اسی جگہ آکر گرتے جہاں دشمن موجود ہوتا۔ اور اس طرح کوئی متنفس بھی نہ بچ سکتا۔ اب تو ایسا ہوتا ہے کہ اگر ایک لاکھ فوج میدان میں جاتی ہے تو اس میں سے چند ہزار مر جاتے ہیں۔ اور باقی فوج صحیح وسلامت رہتی ہے۔ لیکن اگر پردہ غیب نہ ہوتا اور فریقین کو ایک دوسرے کے حالات کا علم ہو جاتا تو نشانہ عین دشمن پر بیٹھتا اور کوئی شخص بھی محفوظ نہ رہ سکتا۔

اسی طرح سائنس کی ترقی اور علوم جدیدہ کے انکشاف کی بنیاد بھی غیب پر ہی ہے۔ اگر ہر چیز ظاہر ہوتی تو سعی و عمل اور ایجادات کا تمام سلسلہ ختم ہو جاتا اور انسان ایک ناکارہ وجود بن کر رہ جاتا۔ غرض دنیا کے تمام کاروبار غیب پر چل رہے ہیں۔ اگر غیب نہ رہے تو دنیا کا تمام کارخانہ بھی ختم ہو جائے۔ اسی طرح روحانی عالم میں جزا و سزا کی بنیاد بھی پردہ غیب پر رکھی گئی ہے۔ اگر پردہ غیب ہٹا دیا جائے تو نہ نیکی قابل جزا سمجھی جائے اور نہ بدی سے اجتناب قابل ثواب سمجھا جائے۔

"اپنے لئے بھی دعا مانگو اور دوسروں کے لئے بھی اس سے اصلاح نفس اور قربانی کا مادہ بھی پیدا ہوتا ہے... پس جماعت کے سب بھائیوں کے لئے مصیبت زدوں کے لئے... مجموعی طور پر ان کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں"۔ (حضرت فضل عمر اللہ تعالیٰ آپ سے راضی رہے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

نائیجیریا میں لطیف جاکانڈے ایک بہت معروف صحافی تھے۔ ایک پرانے اور خاصے وقیع روزنامہ کے چیف ایڈیٹر بھی تھے۔ اور اس اخبار کی انتظامیہ کے چیئرمین بھی۔ مغربی صوبے میں حکومتی پارٹی کے دماغوں میں سے ایک دماغ بھی تھے اور اگرچہ تھے تو مسلمان لیکن الحاج سر ابوبکر طفاوا بالیوا سے انہیں دلی بیر تھا اور وہ اس لیئے کہ الحاج ابوبکر شمال سے تعلق رکھتے تھے اور لطیف جاکانڈے کی پارٹی (ایکشن گروپ) شمال سے برسرِ پیکار تھی۔ لیکن خیر یہ تو ان کا ذاتی فعل تھا۔ میرے ساتھ ان کی یاد اللہ تھی اور ہم دونوں نے مل کر جس حد تک ممکن ہوا صحافت کو فروغ دینے کی کوشش کی شاید انہی کوششوں کے نتیجے میں نائیجیریا کے جرنلسٹوں نے خاکسار کو وائس پریذیڈنٹ چنا۔ میں نے جب پاکستان کے متعلق اپنے مضامین اور ان کے جواب میں لکھے گئے مضامین کو ترتیب دیکر IN DEFNESE OF PAKISTAN کے نام سے شائع کروانا چاہا تو لطیف جاکانڈے نے مغربی صوبے کے ایک وزیر الحاجی آڈیگبیزو سے اس کا دیباچہ لکھوا دیا۔ الحاجی موصوف اراضیات کے وزیر تھے اور اپنی پارٹی میں خاصا نمایاں مقام رکھتے تھے۔

نائیجیریا کو مکمل آزادی یکم اکتوبر ۱۹۶۰ء کو ملی۔ اس سے چند روز پہلے الحاجی صاحب یورپ کے دورے پر گئے تو ہالینڈ میں انہوں نے احمدیہ مشن دیکھنے کے شوق کا اظہار کیا۔ چنانچہ انہیں احمدیہ مشن پہنچایا گیا۔ وہاں ان دنوں محترم حافظ قدرت اللہ صاحب مربی انچارج تھے الحاجی موصوف نے محترم حافظ صاحب کو یوم آزادی پر نائیجیریا تشریف لانے کی دعوت دے دی۔ اس وقت جو تصویر زیر نظر ہے اس میں حافظ قدرت اللہ صاحب سب سے نمایاں ہیں۔ اور یہ تصویر انکی نائیجیریا آمد پر لیگوس کی ایئر پورٹ پر لی گئی تھی۔ مجھے اس وقت ہالینڈ میں محترم حافظ صاحب کے کام کے متعلق تو کچھ نہیں کہنا اس لیئے کہ وہ ان مضامین کے دائرے سے باہر ہے۔ البتہ اتنی بات اس مضمون سے تعلق رکھتی ہے کہ ہالینڈ میں ان دنوں طباعت خاصی کم لاگت پر ہو جاتی تھی۔ میں نے الیاس برنی صاحب کی ایک کتاب کے جواب میں جو کچھ لکھا وہ پہلے تو میں نے مشرقی افریقہ محترم شیخ مبارک احمد صاحب کو طباعت کے لیئے بھجوایا کیونکہ میں نے وہاں سے چھپی ہوئی ایک دو کتابیں دیکھی تھیں جن کے طباعتی معیار سے میں متاثر تھا۔ لیکن اسی دوران محترم حافظ صاحب سے بھی خط وکتابت ہوئی تو معلوم ہوا کہ جو رقم مشرقی افریقہ میں اس کتاب کی طباعت کے لیئے دینی پڑے گی۔ اس سے نصف سے بھی کم میں وہ کتاب ہالینڈ میں چھپ سکتی ہے۔ چنانچہ میں نے محترم شیخ صاحب کو لکھا کہ وہ اسی کتاب کی کمپوزنگ بند کروا دیں۔ اور اب تک جو کچھ خرچ ہو چکا ہے اس کی رقم سے مطلع کریں۔ تاکہ وہ انہیں بھجوا دی جائے۔ محترم حافظ قدرت اللہ صاحب نے اس کتاب کے علاوہ ایک اور چھوٹی سی کتاب بھی ہالینڈ سے ہمارے لیئے چھپوائی۔ گویا طباعت کے سلسلے میں وہ ہمارے بہت کام آئے۔ کمپوزنگ اچھی۔ کاغذ اچھا۔ گیٹ اپ اچھی اور طباعت کی لاگت کم۔

محترم حافظ صاحب جب تشریف لائے تو ان کے ساتھ ایک خاتون بھی تھیں۔ یہ تھیں ناصرہ زرین۔ انہوں نے احمدیہ جماعت کے لیئے ڈچ زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ کرتے ہوئے احمدیہ جماعت میں شمولیت اختیار کی تھی۔ اور سلسلہ کے کاموں میں آگے آگے رہتی تھیں۔ ڈچ زبان کی خاص ماہر تھیں۔ اور اس طرح ان کے وجود سے ڈچ احمدیہ مشن کو خاصی سہولت تھی۔ جب یہ دونوں احمدیہ مشن ۴۵ اڈوماگبو ایوینیو (لیگوس) پہنچے تو اسی روز مشن ہاؤس کے سامنے سڑک کی دوسری طرف سر احمد بیلو۔ سرڈونا آف سکوٹو آئے ہوئے تھے چنانچہ جس گھر میں وہ کسی سے ملنے کے لئے تشریف لائے تھے اس کے سامنے ایک میلے کا سا سماں تھا۔ ڈھولکی کی تھاپ پر لوگ ناچ بھی رہے تھے اور اپنی زبان میں گانے بھی گا رہے تھے۔ مسز ناصرہ زرین جو احمدیہ مشن ہاؤس کی دوسری منزل پر تھیں۔ انہوں نے کھڑکی سے جھانک کر دیکھا۔ تو یہ منظر دیکھ کر رہ نہ سکیں اور دوڑ کر نیچے چلی گئیں۔ اور ان لوگوں کے ساتھ کھڑی ہو کر ان کے گانے بجانے کا مزا لینے لگیں۔ کہتے ہیں کہ افریقی لوگوں کی یورپ میں جو پذیرائی ہوتی ہے وہ ان کے ڈھولک کی تھاپ پر گانے بجانے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ ڈھولکی کی تھاپ سننے میں آئے تو سال دو سال کا بچہ بھی اپنی ماں کو پکڑ کر کھڑا ہو جاتا ہے اور ٹانگیں ہلانے لگتا ہے۔ گویا وہ بھی رقص کرنے لگتا ہے۔ ناصرہ زرین کو میں لیگوس کے بادشاہ اڈے نیجی اڈیلے سے ملاقات کے لیئے لے گیا۔ تو وہاں انہوں نے اپنے سر پر سیاہ جالی کا دوپٹہ پہنا ہوا تھا۔

بہر حال اس وقت جو تصویر پیش نظر ہے اس میں حافظ صاحب جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے سب سے نمایاں ہیں۔ خدا کے فضل سے چہرہ بھی خوبصورت اور صحت بھی قابل رشک۔ اب ان کے خطوط ملتے ہیں تو ان میں سب سے زیادہ صحت کی خرابی کا ذکر ہوتا ہے۔ حافظ صاحب سے اس وقت سے شناسائی ہے جب ہم دونوں نے ہوش سنبھالنے کی دہلیز پر قدم رکھا تھا۔ میرا مکان دارالفضل میں تھا اور آپ کا دارالبرکات میں۔ ادھر دارالفضل میں آخری مکان میرا تھا اور دوسری طرف دارالبرکات میں آخری مکان ان کا تھا۔ درمیان میں صرف ایک چھوٹا سا میدان تھا۔ اس وقت کی شناسائی آہستہ آہستہ دوستی اور ایک دوسرے کے لیئے احترام میں بدل گئی۔ حتی کہ اب یہ کیفیت ہے کہ پرانے دوستوں میں سے اگر کوئی شخص باقاعدگی سے یاد رکھتا ہے اور خط لکھتا ہے اور خط میں اس بات کا اظہار کرتا ہے کہ کچھ لوگ تو یاد کرتے پر بھی یاد نہیں آتے اور کچھ لوگ کسی طرح بھی بھلائے نہیں جاسکتے۔ اور اشارہ میری ہی طرف ہوتا ہے کہ میں بھلایا نہیں جاسکتا تو وہ صرف محترم حافظ صاحب ہیں۔ ابھی چند روز ہوئے ان کا ایک خط ملا ۱۹۴۷ء میں محترم حافظ صاحب انگلستان سے ہالینڈ جا رہے تھے۔ مجھے یہ خبر کسی اور ذریعہ سے ملی تو میں نے انہیں ایک خط لکھا۔ یہ خط نظم کی صورت میں تھا۔ اور اس بات کا شکوہ تھا کہ اتنی اہم خبر اور مجھے کسی اور ذریعے سے ملی۔ یہ خط اب الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ اور اس کے ساتھ وہ نظم بھی جو میں نے انہیں لکھی تھی۔ اور انہوں نے ۱۹۴۷ء کی لکھی ہوئی نظم اب تک سنبھال کے رکھی ہوئی ہے۔ ایک اور صاحب جو ان کے بائیں جانب کھڑے ہیں ان کا نام ہاشم ابراہیم ہے۔ یہ بہت فدائی قسم کے انسان تھے۔ اور نائیجیریا میں اولین احمدیوں میں سے تھے۔ نائیجیریا میں حضرت مولانا عبدالرحیم نیر صاحب کی تصویر کسی کے ساتھ ملتی ہے۔ تو وہ ہاشم ابراہیم ہیں حضرت مولانا کرسی پر بیٹھے ہیں۔ اور ہاشم ابراہیم صاحب آپ کے پاس کھڑے ہیں۔ اس وقت سے لے کر زندگی کے آخری لمحے تک مسٹر ہاشم ابراہیم کسی نہ کسی رنگ میں احمدیہ جماعت کی خدمت کا فریضہ ادا کرتے رہے۔

حضرت فضل عمر اللہ تعالٰے ہمیشہ آپ سے راضی رہے کے ارشاد پر کہ جماعت کے دوستوں کو خدمت سلسلہ کی طرف توجہ دلاتے رہنا چاہیئے۔ میں نے ایک دفعہ وقف کی اپیل کی تو دو چار دوست آگے آئے جنہوں نے وقف کرکے نائیجیریا کے مختلف خطوں میں سلسلے کی خدمات شروع کر دیں ان میں سے ایک ہاشم ابراہیم صاحب تھے۔ ایک ذاتی سی بات جو مجھے اس وقت یاد آ رہی ہے۔ وہ یہ ہے کہ ایک دفعہ میں بخار میں مبتلا ہوا۔ اور بخار کافی لمبا عرصہ رہا۔ ویسے تو میں ایک بہت بڑے مشن ہاؤس میں اکیلا ہی رہتا تھا۔ لیکن اس بیماری کے دوران مکرم ہاشم ابراہیم صاحب نے دن رات میری دیکھ بھال کی۔ ان کے ساتھ ان دنوں یہ مذاق چل رہا تھا کہ آپکی شادی ہونی چاہیئے۔ چنانچہ سب سے پہلی انگریزی زبان میں جو نظمیں کہیں وہ مسٹر ہاشم ابراہیم کے متعلق ہی تھیں اور ان میں لکھا کہ جماعت مل ملا کر ہاشم ابراہیم صاحب کی شادی کا انتظام کرے۔

وقف کے بعد وہ لیگوس کے باہر جہاں بھی متعین تھے وہاں کام کرتے رہے۔ لیکن ایک سفری بل پر جماعت کی طرف سے اعتراض ہونے پر ان کے دل میں کچھ انقباض پیدا ہو گیا۔ اسے قبض کی حالت کہہ لیجئے لیکن جب میں واپس آگیا تو چند ہی دنوں کے بعد ان کا مجھے خط ملا۔ کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے جس میں مجھے اس بات پر تنبیہ کی گئی ہے کہ غلطی تمہاری تھی اس لیئے مربی انچارج سے معافی مانگو اور کام جاری رکھو۔ یہ بات بھی ان کے اخلاص پر دلالت کرتی ہے۔

ان کے ساتھ تین دوسرے افراد جنہوں نے وقف کیا تھا۔ ان میں سے ایک حاجی الیاس تھے جن کے بھائی تسلیم الیاس ہیگ کی عالمی عدالت انصاف کے جج بھی مقرر ہوئے تھے۔ جن دنوں وہ جج مقرر ہوئے۔ محترم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب ربوہ میں تھے۔ آپ نے مجھے گھر سے بلایا۔ اور تسلیم الیاس کے متعلق پوچھتے رہے۔ یہ ان کی عالمی عدالت انصاف سے دلچسپی کے باعث تھا۔ ایک دفعہ تسلیم الیاس مشن ہاؤس میں آئے اور کہنے لگے کہ ہمارے

باقی صـ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات — نون سین

عالمی — یوم اطفال

گزشتہ سوموار کے روز عالمی یوم اطفال دنیا بھر میں منایا گیا۔ تاکہ بچوں کی کیفیت اور ان کے حقوق کو اجاگر کیا جا سکے۔ اس موقعہ پر سیمینار منعقد کئے گئے۔ تقریری مقابلے کروائے گئے اور بعض جگہوں پر نظم خوانی بھی کی گئی۔ جہاں ممکن ہو سکا وہاں فن پاروں کی نمائش بھی کی گئی۔ متعدد سماجی اور تعلیمی اداروں نے جن میں انسانی حقوق کے ادارے بھی شامل تھے۔ ان تمام پروگراموں میں حصہ لیا۔ اور یہ بات اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی کہ بچوں کے ساتھ کیا زیادتی کی جا رہی ہے۔ انہیں کس طرح غلاموں کی طرح محنت مزدوری پر لگایا جاتا اور ان کے ساتھ غیر فطری فعل بھی کیا جاتا ہے۔ اس موقعہ پر مقررین نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے ان برائیوں کو دور کرنے کی تجاویز پیش کیں۔ بچوں کی صحت اور ان کی ضروریات زندگی کو بھی سامنے لایا گیا۔

سب سے پہلے عالمی یوم اطفال یکم اکتوبر ۱۹۵۳ء کو عالمی یونین برائے بہبود اطفال نے منایا تھا۔ اور یہ پہلا یوم اطفال چالیس ملکوں میں منایا گیا تھا۔ اس یوم اطفال کے موقعہ پر یعنی جو گذشتہ سوموار کے روز منایا گیا صدر مملکت نے کہا کہ ہم عالمی برادری کے ساتھ مل کر ان تمام پروگراموں کو جاری کرنے کی کوشش کریں گے جو بچوں کیلئے مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ ہماری انفرادی کوششیں بھی اس میں خرچ ہونگی اور اجتماعی کوششیں بھی۔ صدر مملکت نے غیر حکومتی اداروں سے بھی اپیل کی اور ایسے اداروں سے بھی جو اطفال کی بہبود یا عام انسانی زندگی کی بہبود کے لئے مصروف عمل ہیں کہ وہ آگے آئیں اور بچوں کی مشکلات دور کرنے میں ہر قسم کی مدد مہیا کریں۔ حقیقت یہ ہے کہ کسی معاشرے کو اصلی اور حقیقی روپ میں دیکھنے کے لئے یہ لازم ہے کہ وہاں انسانی اقدار کی پذیرائی ہو اور رحم و کرم کے جذبے سے لوگ معمور ہوں تاکہ ہر وہ شخص جو کسی تکلیف میں مبتلا ہو اس کے لئے مدد کا جذبہ بیدار ہو اور سب لوگ مل جل کر اس کی اس طرح مدد کریں کہ وہ اپنی تکالیف سے چھٹکارا حاصل کر سکے۔ حقیقی طور پر ایسا معاشرہ ہی صحیح معاشرہ کہلا سکتا ہے۔ احمدیہ جماعت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدام الاحمدیہ کے ساتھ جو مجلس اطفال الاحمدیہ قائم کی گئی ہے اس کے ذریعے بچوں کی ہر قسم کی دیکھ بھال ہوتی ہے۔ انصار اللہ کو بھی اس بات کا ذمہ دار قرار دیا گیا ہے کہ وہ اپنے گھر کے بچوں کی اپنے گلی محلے کے بچوں کی اور اپنے شہر کے بچوں کی اس طرح دیکھ بھال کریں کہ وہ کسی غلط راہ پر نہ چل پڑیں۔ اور یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہماری جماعت کے بچے باقی دنیا کے بچوں سے بہت بہتر زندگی بسر کر رہے ہیں۔ جہاں تک تعلیم کا تعلق ہے حضرت امام جماعت الثالث نے فرمایا تھا اور اس بات پر زور دیا تھا کہ ہر احمدی لڑکے کو کم از کم میٹرک پاس کرنی چاہیئے اور ہر احمدی بچی کو کم از کم مڈل۔ حضور کے اس ارشاد کے پیش نظر بھی ہمارے بچوں کی تعلیمی حالت بہت بہتر ہو گئی۔

نیو ورلڈ آرڈر

ملتان کے ہوائی اڈے پر صحافیوں سے بات کرتے ہوئے وزیر مملکت برائے امور خارجہ صدیق خان کانجو نے گذشتہ روز کہا کہ امریکہ کا نیو ورلڈ آرڈر۔ نیو امپیریل آرڈر نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ حقیقتاً ساری دنیا کے لئے وقار۔ عدل اور تمام اقوام کی برابری کا باعث بننا چاہیئے اور کسی ملک کو امتیازی حیثیت نہیں دی جانی چاہیئے۔ مسٹر کانجو نے صحافیوں کو بتایا کہ اس وقت دنیا میں باہمی بھائی چارے کی فضا پھیل رہی ہے اور سب لوگوں کا خیال ہے کہ دنیا کے جتنے مسائل ہیں ان سب کو گفت و شنید سے اور امن و امان کی فضا میں حل کیا جانا چاہیئے۔

مسٹر کانجو نے مزید کہا کہ پاکستان ایک

باقی ص ۷ پر

بقیہ ص ۴ سے آگے

والد صاحب فوت ہو گئے ہیں۔ اور چونکہ حاجی الیاس ہمارے بڑے بھائی ہیں۔ اس لئے اپنے خاندان کا انہیں سربراہ مقرر کرنے کے لئے اس بات کی ضرورت پیش آئی ہے کہ انہیں لیگوس ہی میں قیام کرنا چاہیئے۔ امید ہے آپ اس بات کی اجازت دیں گے۔ کہ جہاں ان کی تعیناتی ہوئی ہے وہاں سے ان کی تبدیلی لیگوس کر دی جائے۔ یہ بات کہنے کے لئے مسٹر تسلیم الیاس انگلستان سے نائیجیریا تشریف لائے تھے۔

ایک اور صاحب جنہوں نے وقف کیا مسٹر جے۔ بادا تھے۔ ان کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ وہ یوں لگتا تھا کہ بائیبل کے حافظ ہیں۔ بائیبل کا ذرا سا ذکر کیجئے کسی موضوع پر بات کیجئے وہ حوالوں پہ حوالے پیش کرتے چلے جائیں گے۔ اور نہ صرف باب اور آیت کا حوالہ بلکہ وہ متن بھی ساتھ سناتے تھے۔ انہوں نے وقف کے بعد اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ احمدیت کیلئے خرچ کیا۔

اسی طرح ایک اور دوست مسٹر ابراہیم اویا اپیو ہیں۔ ان کی شناخت یہ ہو گئی تھی کہ قد درمیانے سے ذرا چھوٹا۔ سر پر پگڑی اور بغل میں ایک بڑا سا بیگ۔

یہ بھی نہایت مستعد قسم کے مربی تھے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے علاقے میں جا کر ایسی مستعدی سے کام کیا کہ وہاں کے عوام اور حکمران بھی ان کے معترف ہو گئے۔ اور ان کی عزت کرتے تھے۔

ان کے علاوہ مسٹر حمزہ اکنو اور مسٹر ایم۔ او۔ انی بابا بھی اس تصویر میں موجود ہیں۔ یوں تو اس میں کئی نوجوان بھی لیکن اب تک ان کے نام یاد رکھنا ممکن نہیں رہا۔ جو دوست کھڑے ہیں ان کے آگے ہماری جماعت کے سکاؤٹ اپنی پوری وردی میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ بعض نیم دراز بعض گھٹنوں کے بل۔ جیسے عام طور پر آگے لوگ بیٹھا کرتے ہیں۔ ان سکاؤٹوں میں ہمارے چیف سکاؤٹ مسٹر وائی۔ اے۔ صافی بھی شامل ہیں۔ اور مسٹر اے۔ ڈبلیو آئینہ بھی جو بعد میں ہمارے احمدیہ سکول لیگوس کے ہیڈ ماسٹر مقرر کئے گئے۔ اس تصویر کی اہمیت اس سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ احمدیہ جماعت نائیجیریا اور احمدیہ جماعت ہالینڈ کی کارکردگی بیک وقت سامنے آ جاتی ہے۔ اور پھر اس میں بڑے بوڑھے بھی ہیں جوان اور نوجوان بھی ہیں اور بچے بھی ہیں۔ اور اس طرح احمدیہ جماعت نائیجیریا کی کارکردگی کے بھی کئی پہلو سامنے آتے ہیں۔

صدر احمدیہ جماعت نائیجیریا مسٹر ایس۔ او۔ بکری۔ دیگر کئی دوستوں کی طرح مسکرا رہے ہیں۔ اور یوں لگتا ہے کہ اس تصویر پر تمام دوستوں کی مسکراہٹ کی چھاپ ہے۔ مسٹر بکری کا منہ تو اس طرح کھلا ہے۔ کہ گویا وہ مسکراہٹ سے بھی آگے نکل گئے ہیں۔ کیوں نہ ہو یوروبا کے ایک اپنے وقت کے کامیاب مربی کو نائیجیریا میں اور اپنے درمیان دیکھ کر سب دوست خوش تھے۔ مغربی افریقہ اور یورپ کو ہم آہنگ دیکھنے والی بات ہے۔ ان میں سے کئی دوست اب ہم میں موجود نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرماتا رہے۔ اور اس تصویر میں موجود جو دوست ابھی تک حیات ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں خدمت دین سے بھرپور لمبی زندگی عطا فرمائے اور انکی خدمات کو قبول فرماتے ہوئے ان کی آئندہ نسلوں میں بھی یہ نیکی جاری رکھے اتنا کچھ کہنے کے بعد جب تصویر کو ایک دفعہ پھر غور سے دیکھا تو اس میں ایک اور چہرہ ابھرتا ہوا دکھائی دیا۔ وہ ہے مسٹر اے۔ بی۔ آئی کوکوئی انہیں ربوہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر آنے کی سعادت حاصل ہو چکی ہے۔ ان کے دو بیٹے مدرسۃ الحفظ اور جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہو کر واپس جا چکے ہیں۔ اور خدمت دین میں مصروف ہیں۔ مسٹر کوکوئی آج کل غالباً مجلس انصار اللہ نائیجیریا کے ناظم اعلیٰ ہیں۔ یہ کسی وقت ٹاؤن کمیٹی میں ٹائپسٹ تھے اور ان کی خدمات مشن کے لئے ہر وقت میسر رہتیں۔ جب میں ۱۹۴۵ء میں نائیجیریا گیا تو وہ بالکل نوجوان تھے اور اس وقت حال ہی میں ان کی شادی ہوئی تھی۔ محترم حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب نوجوانوں کے اخلاق کا ذکر کرتے ہوئے سب سے زیادہ انہیں کا نام لیا کرتے تھے۔ جیسا کہ سب کو علم ہے۔ افریقہ کی جنسی اقدار ہم سے بہت مختلف ہیں۔ اور اگر کوئی وہاں ان پر قابو پا سکے تو یقیناً داد و تحسین کا مستحق ہو سکتا ہے۔ حکیم صاحب بتایا کرتے تھے کہ جو شخص چندے میں بقایا دار ہو میں اس کا بیت الاحمدیہ میں نکاح نہیں پڑھتا۔ مسٹر کوکوئی کی شادی ہو گئی اور یہ اپنی دلہن بھی گھر لے آئے۔ لیکن اسی شام حضرت حکیم صاحب کو پتہ چلا کہ وہ چندے میں بقایا دار ہیں۔ تو آپ نے انہیں یہ بات یاد دلائی۔ چنانچہ مسٹر کوکوئی نے حکیم صاحب سے عہد کیا کہ جب تک وہ اپنا بقایا ادا نہیں کریں گے۔ وہ سمجھیں گے کہ اپنی بیوی کو گھر نہیں لائے۔ بقایا تو دو تین دنوں میں ہی ادا کر دیا گیا۔ لیکن یہ دو تین دن بھی جس طرح انہوں نے گذارے وہ جنسی کنٹرول کا مثالی مظاہرہ تھا۔ اور محترم حکیم صاحب اکثر اس بات کی تعریف کیا کرتے تھے۔ اس میں کیا شک ہے کہ اس ماحول میں یہ بات نہایت قابل قدر تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

مکرم محمد عبداللہ صاحب

بشیر احمد عامر

میرے نانا مکرم محمد عبداللہ صاحب جو ایک لمبے عرصہ تک سلسلہ کی خدمت کرتے رہے۔ ایک سال قبل مؤرخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۹۰ء کو پچھتر (۷۵) برس کی عمر میں اس جہانِ فانی سے رحلت فرما گئے۔ خدا کی امانت تھی جو اس نے واپس لے لی۔ یہ تو قانونِ قدرت ہے کہ جو اس دنیا میں آتا ہے اس کو آخر لوٹنا بھی ہے۔ انسان قدرت کے آگے بے بس ہے۔ آنے والے پر خوشیاں اور جانے والے پر افسوس کیا جاتا ہے لیکن کچھ بزرگ ہستیاں ایسی بھی ہوتی ہیں جو بظاہر تو اس دنیا سے رخصت ہو جاتی ہیں لیکن ان کے نیک کام اور خلق خدا کی خدمت ہمیشہ یاد رہتی ہے اور اکثر لوگوں کو اس نیک ہستی اور بزرگ کا زیادہ خیال بھی اس وقت آتا ہے جب وہ ان کے پاس نہیں ہوتا۔ کیونکہ جب کوئی چیز چھن جائے تو اس کا احساس بھی تبھی زیادہ ہوتا ہے۔

ایسے ہی نیک خصلت انسان، بزرگ ہستی اور خلق خدا کی خدمت میں پیش پیش رشتہ داروں کو آپس میں ملانے والے اور دین کے خادم میرے نانا محمد عبداللہ تھے جن کو اگرچہ ایک برس ہوا ہم سے جدا ہو گئے۔ لیکن ان کی یاد اب بھی دل کو تڑپاتی ہے۔

میرے نانا کا تعلق حافظ آباد کے گاؤں پیر کوٹ سے تھا۔ آپ پیدائشی احمدی تھے اور بچپن ہی سے سلسلہ کی خدمت کا شوق رکھتے تھے۔ چنانچہ آپ نے دنیوی تعلیم کے علاوہ کچھ عرصہ مدرسہ احمدیہ قادیان میں دینی تعلیم بھی حاصل کی اور ۱۹۴۴ء میں اپنی زندگی جماعت کے لئے وقف کر دی۔ مئی ۱۹۸۱ء تک سندھ کے اضلاع حیدر آباد اور تھرپارکر میں مختلف جگہوں پر متعین رہے۔ صحت خراب رہنے کے باعث آپ جون ۱۹۸۱ء کو مستقل طور پر ربوہ منتقل ہو گئے۔

آپ کی ملنساری کی عادت کوئی نہیں بھلا سکتا۔ آپ سے جو ایک بار ملتا وہ یقیناً دوبارہ بھی اس کی خواہش رکھتا نہایت بارعب شخصیت لیکن لہجہ نرم و نازک اور ہر ایک کو ایسے بلاتے جیسے بہت عزیز ہو۔ رشتہ داروں میں جب بھی کوئی ناراضگی ہوتی اس کا دکھ شاید آپ کو سب سے زیادہ ہوتا اور ہمیشہ اس کو رفع کرنے کی کوشش کرتے اور یہی کہتے کہ یہ پیار محبت ہی تو ہے جس میں انسان کی زندگی کا نکھار ہے۔ آخر وقت تک آپ کی یہی کوشش رہی کہ جہاں تک بس چلے کوئی آپس میں رنجش میں نہ رہے۔

وفات سے تین سال قبل آپ پر فالج کا حملہ ہوا۔ فوراً فضل عمر ہسپتال داخل کروایا۔ وقتی طور پر کچھ افاقہ ہوا۔ لیکن مضبوط جسم آہستہ آہستہ کمزور پڑنے لگا۔ بعد میں بیماری پھر شدت اختیار کر گئی اور زبان اور ٹانگوں پر بہت زیادہ اثر ہوا۔

آپ تہجد گذار اور صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔ آپ بہت مستعد، دعا گو اور محنتی تھے۔ کاہلی سے نفرت کرتے تھے بیماری کے دوران بھی عجب کہ جسم پوری طرح ساتھ نہ دیتا تھا۔ نماز باجماعت ادا کرنے کی کوشش کرتے اور اپنی ملنساری کی عادت کی بدولت اپنے دوست احباب کو بھی مل لیتے۔

آپ قرآن مجید کی تلاوت اس پیارے انداز میں کرتے کہ سننے والے کا دل چاہتا کہ سنتا ہی جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس پیارے انداز کو لفظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ یہی وجہ تھی کہ بہت سے لوگ آپ سے قرآن مجید بھی پڑھا کرتے تھے لیکن جب بیماری بہت بڑھ گئی تو آپ کے چھوٹے بیٹے یعنی میرے ماموں جو پیشے کے لحاظ سے ڈاکٹر ہیں اور میانوالی میں رہائش پذیر ہیں علاج اور زیادہ توجہ کی غرض سے اپنے پاس لے گئے۔ ۲۷ ستمبر ۱۹۹۰ء کی شب آپ کی طبیعت زیادہ خراب ہو گئی۔ بخار بھی تھا اور فالج کی وجہ سے چل بھی نہیں سکتے تھے۔ اگلے دن صبح آپ کو ہسپتال لے جایا گیا لیکن شاید خدا کو یہی منظور تھا ۲۸ ستمبر ۱۹۹۰ء جمعۃ المبارک کی صبح ۸ بجے آپ اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ آپ کا جسدِ خاکی ربوہ میں آپ کی رہائش گاہ واقع دارالرحمت غربی لایا گیا۔ اگلے دن یعنی ۲۹ ستمبر کو بعد نماز عصر بیت مبارک میں آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ آپ بفضلہ تعالیٰ موصی تھے اور نماز کے بعد بہشتی مقبرہ میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔

آپ کے پسماندگان میں نانی جان چار ۴ بیٹے اور پانچ ۵ بیٹیاں شامل

باقی ص ۷ پر

نتیجہ امتحان انصاراللہ سہ ماہی دوم ۱۹۹۱ء

اراکین مجلس انصاراللہ پاکستان کے لئے علم و فضل میں ترقی کرنے کے لائحہ عمل مطالعہ نصاب و امتحانات ـــ کے سلسلہ میں جولائی ۱۹۹۱ء میں منعقدہ مرکزی امتحان دوم میں بفضل تعالیٰ کل ۲۳۰ مجالس کے ۲۱۷۸ انصار نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب انصار کے علم و فضل میں برکت دے اور آئندہ بھی مرکزی علمی پروگراموں میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ مندرجہ ذیل انصار نے نمایاں پوزیشن حاصل کی

۱۔	مکرم محمد ابراہیم صاحب شاد	(خانیوال)	اوّل
۲۔	" عزیز احمد طاہر صاحب	ٹوبہ ٹیک سنگھ	دوم
۳۔	" ملک محمد اعظم صاحب	(ربوہ)	سوم

ان کے علاوہ جن انصار نے قابلِ تقلید ذوق شوق اور محنت سے اپنے پرچے حل کر کے بروقت مرکز کو بھجوائے اور خصوصی گریڈ کے مستحق قرار پائے ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

۱۔	مکرم سید عزیز حسین شاہ صاحب۔	لضیرہ - ضلع گجرات
۲۔	" چوہدری خوشی محمد صاحب کپور تھلوی	اوکاڑہ
۳۔	" پیر محمد صاحب	نوزنگر ضلع تھرپارکر
۴	" ولی محمد صاحب	بصیرپور ضلع اوکاڑہ
۵	" ڈاکٹر احمد حسن چیمہ صاحب	گجرات
۶	" ملک مظفر احمد صاحب	کوئٹہ
۷	" عبداللطیف شرما صاحب	حیدر آباد
۸	" محمد سلیم خان صاحب	پشاور
۹	" محمد دین انور صاحب	سرگودھا
۱۰	" چوہدری محمد سلطان اکبر صاحب	دارالصدر غربی۔ ربوہ
۱۱	" عبدالسمیع حسنی صاحب	دارالرحمت شرقی ربوہ
۱۲	" محمد نصراللہ ناصر صاحب	دارالصدر شمالی ربوہ
۱۳	" محمد عبداللہ خان چیمہ صاحب	" " "
۱۴	" غلام نبی صاحب	نارووال
۱۵	" فخرالدین ایم راجہ صاحب	ناظم آباد - کراچی
۱۶	" چوہدری رشید احمد جاوید صاحب	النور کراچی
۱۷	" راجہ بشیرالدین احمد صاحب جنجوعہ	دارالبرکات ربوہ
۱۸	" چوہدری غلام علی صاحب	دارالعلوم غربی ربوہ
۱۹	" ڈاکٹر مورانی نثار احمد صاحب راٹھور	نوکوٹ ضلع تھرپارکر سندھ
۲۰	" محمد حنیف بھٹی صاحب	میرپور خاص
۲۱	" رانا محمد خان صاحب	بہاولپور
۲۲	" محمد رمضان صاحب	سلطانپورہ - لاہور
۲۳	" رشید احمد صاحب	گلشن راوی - لاہور
۲۴	" محمد اقبال جاوید صاحب	کلیار ٹاؤن - سرگودھا
۲۵	" میاں محمد افضل صاحب	فیروزپور روڈ - لاہور
۲۶	" جمیل الرحمٰن رفیق صاحب	دارالصدر جنوبی ربوہ
۲۷	" اکبر حمیدی صاحب	اسلام آباد
۲۸	" محمد بشیر صاحب کھٹانہ	محمد آباد اسٹیٹ سندھ
۲۹	" چوہدری محمد حسین گل صاحب	اوکاڑہ
۳۰	" مبشر احمد پال صاحب	سیالکوٹ
۳۱	" ماسٹر بشارت احمد صاحب	دارالعلوم وسطی - ربوہ
۳۲	" سعید احمد اعجاز صاحب	گارڈن ٹاؤن - لاہور

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز سب دوستوں کو مبارک کرے۔

نوٹ: امتحان دوم ۱۹۹۱ء میں شرکت کرنے والے سب انصار کو اسناد کامیابی۔ نیز نمایاں پوزیشن اور خصوصی گریڈ حاصل کرنے والے انصار کو انعامی کتب عنقریب زعماء کی معرفت روانہ کی جا رہی ہیں۔ زعماء کرام اسناد / انعام اجلاس عام میں تقسیم کر کے مرکز کو اطلاع دیں۔

(قائد تعلیم مجلس انصاراللہ۔ پاکستان۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلام مصطفٰے تبسم

کھیل اور کھلاڑی

پاکستانی کرکٹ ٹیم عنقریب بھارت جاکر بھارت کی ٹیم سے میچ کھیلے گی۔

کشمیر ایکشن کمیٹی 'پاکستان' نے احتجاجاً یہ کہا ہے کہ موجودہ حالات میں جبکہ مقبوضہ کشمیر کے نہتے باشندوں کو بھارتی سیکیورٹی فوج موت کے منہ میں دھکیل رہی ہے۔ پاکستان کا بھارت سے میچ کھیلنا مناسب نہیں۔ کمیٹی نے مزید کہا ہے کہ بی۔ سی۔ سی۔ پی جس نے بھارت کے دورے کا فیصلہ کیا ہے اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ فیصلہ قومی روح کے خلاف ہے۔ یہاں کے لوگ بھارتی زیادتیوں سے نالاں ہیں۔

کمیٹی نے مزید کہا ہے کہ اس دورے سے کشمیریوں کو بہت زیادہ کوفت ہوگی۔ کیونکہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ پاکستان مقبوضہ کشمیر کے باشندوں سے ہمدردی رکھتا ہے۔ اس وقت بھارت کی سیکیورٹی فوج نے نہتے کشمیریوں کے ساتھ جو رویہ روا رکھا ہوا ہے۔ اس کے پیش نظر بھارت جاکر کرکٹ کا میچ کھیلنا کسی طرح بھی مناسب نہیں۔ کمیٹی نے یہ بات بھی یاد دلائی ہے کہ ۱۹۸۰ء میں پاکستان نے ماسکو اولمپک کا اس لئے بائیکاٹ کیا تھا کہ سوویت فوجوں نے افغانستان پر حملہ کر دیا تھا۔ اور اسی طرح جنوبی افریقہ کا بھی پاکستان نے بائیکاٹ کر رکھا ہے کیونکہ وہاں نسل پرستی کی پالیسی عمل میں لائی جا رہی ہے۔ کمیٹی نے مزید کہا ہے کہ اس بات کی سمجھ نہیں آسکتی کہ اچانک ہماری ٹیم کو یا ٹیم کے جانے کا فیصلہ کرنے والوں کو بھارت سے کیسے بھائی چارے کا خیال آگیا۔ اس نے کہا ہے کہ یہ بات نہایت بے دلی کا مظاہرہ ہوگی کہ اس وقت بھارت سے دوستانہ تعلقات کا اظہار کیا جائے۔ ایسا اس وقت تک نہیں ہونا چاہیئے جب تک کہ بھارت کشمیریوں کو ہلاک کرنے سے باز نہیں آجاتا اور اس بات سے اتفاق نہیں کرتا کہ اقوامِ متحدہ کے ماتحت مقبوضہ کشمیر میں وہاں کے باشندوں کے مستقبل کے متعلق پلیبسائٹ ہو جائے

بقیہ صفحہ ۶ سے آگے

ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور آپ کی ساری اولاد کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ باپ کے نقش قدم پر چلتے رہیں اور باہمی پیار و محبت قائم رہے اور احسن رنگ میں نیکی کے کاموں اور اپنی اولادوں کی اصلاح کی توفیق بخشے۔

بقیہ صفحہ ۵ سے آگے

آزاد ریاست ہے جو جمہوریت کے عمل سے قائم ہوئی تھی۔

سوالوں کے جواب میں مسٹر کانجو نے کہا کہ انہوں نے امریکہ کو بتا دیا ہے کہ پاکستان کسی صورت میں بھی اپنے نیوکلیئر پروگرام برائے امن کا سودا نہیں کرے گا۔ جہاں تک کشمیر کا تعلق ہے وزیر مملکت نے کہا کہ انہوں نے بھارت کے وزیر خارجہ سے بھی تفصیلی گفتگو کی ہے اور انہیں بتایا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے تعلقات صرف اور صرف کشمیر کے مسئلے کی وجہ سے زیادہ بہتر نہیں ہیں۔ ان کے خیال میں اگر دونوں وزرائے اعظم آپس میں گفت و شنید کر کے اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق اور شملہ معاہدہ کے مطابق حل کر سکیں تو یہ بہترین بات ہوگی۔ گذشتہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے موقع پر بھارتی وفد کے ساتھ پاکستانی وفد کی گفت و شنید ہوئی۔ اور وہاں بھی یہی بات کہی گئی کہ دونوں ملکوں کے آپس کے تعلقات کی بہتری میں صرف اور صرف کشمیر کا مسئلہ روک بنا ہوا ہے۔ وہاں یہ بات بھی زیر غور آئی کہ جن ملکوں نے پاک و ہند کے بعد آزادی حاصل کی تھی وہ بھی خاصی ترقی کر چکے ہیں لیکن ہمارے دونوں ملک مسائل کی وجہ سے پوری طرح آگے نہیں بڑھ سکے۔ جو توجہ اپنی ترقی کی طرف ہونی چاہیئے تھی وہ ان مسائل کی نذر ہو جاتی ہے۔ پاکستان کی یہ خواہش ہے کہ تمام مسائل کو گفت و شنید کے ذریعے حل کیا جائے۔ جب ان سے یہ پوچھا گیا کہ امریکہ اور بھارت کی دوستی کیوں بڑھ رہی ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ وہ اقوام متحدہ میں اسی لئے نہیں گئے تھے کہ کسی دو ملکوں کے تعلقات کو خراب کرنے کی کوشش کریں۔ یا اگر تعلقات بہتر ہو رہے ہیں تو ان میں روک بنیں پاکستان اور امریکہ کے تعلقات تو بہت پرانے ہیں۔ لیکن یہ افسوس کی بات ہے کہ کبھی نہ کبھی ان میں کسی حد تک خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔

مشرقِ وسطیٰ میں امن

ایک عرصہ سے جیمز بیکر یہ کوشش کر رہے ہیں کہ مشرق وسطیٰ میں امن کے لئے کانفرنس پر تمام پارٹیوں کو راضی کیا جائے۔ اب انہوں نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ جوں جوں کانفرنس کا وقت قریب آتا چلا جا رہا ہے۔ وہ لوگ جو اس کانفرنس سے مطمئن نہیں ہیں اسکے خلاف زیادہ سختی سے اقدام کرنے لگے ہیں۔ انہوں نے ایسے لوگوں کے متعلق اس کا اظہار کیا ہے۔ کہ انہیں ہرگز کامیاب نہیں ہونے دینا چاہیئے تاکہ مشرق وسطیٰ کی امن کانفرنس منعقد ہو سکے اور اس سے بہتر نتائج حاصل ہو سکیں۔

پیشہ ور بھکاری

اگر مانگنے کی حقیقی ضرورت ہو تو شائد مانگنا کوئی ایسی بری بات بھی نہیں ہے۔ لیکن جب ان لوگوں کو مانگتے ہوئے دیکھا جاتا ہے جنہیں حقیقی ضرورت ہے تو بعض ایسے لوگ بھی جو اپنے زور بازو سے کما سکتے ہیں اور انہیں کسی طرح بھی مانگنے کی ضرورت نہیں ان کے دل میں بھی مانگنے کا خیال پیدا ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس وقت پاکستان کے مختلف علاقوں میں بہت سے بھکاری ایسے ہیں جو تندرست بھی ہیں اور کمانے کے قابل بھی لیکن اس کے باوجود انہوں نے مانگنے کو اپنا پیشہ بنا رکھا ہے اب کہا جاتا ہے کہ لاہور کی پولیس نے فیصلہ کیا ہے کہ تمام پیشہ ور بھکاریوں کو حراست میں لیا جائے اور ان کے خلاف مقدمے دائر کئے جائیں۔ شائد یہ ایک جزوی حل پیش کر سکے۔

خادم بیت الذکر کی ضرورت

○ محلہ دارالصدر غربی ربوہ کی بیت الذکر کے لئے خادم کی ضرورت ہے۔ خواہشمند حضرات، صدر صاحب محلہ دارالصدر غربی سے رابطہ کریں۔

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

ہوئے۔ فرعون کی نسبت قرآن مجید میں مفصل ذکر ہے۔ حضرت موسیٰؑ کے بارہ میں کہا ...... ایک ذلیل (اور ہینا) آدمی ہے۔ میرے سامنے بات بھی نہیں کر سکتا۔ اور اس کی قوم کو غلام بنا رکھا مگر دیکھو آخر اس طاقتوں والے۔ شان و شوکت والے۔ جاہ و جلال والے فرعون کا کیا حال ہوا۔

(.......) (ہم نے آل فرعون کو غرق کر دیا حالانکہ تم دیکھ رہے تھے) تنظرون میں ایک خاص لذت ہے۔ دشمن کو ہلاک تو کیا مگر آنکھوں کے سامنے دشمن تو مرا ہی کرتے ہیں مگر آنکھوں کے سامنے کسی دشمن کا ہلاک ہونا ایک لذید نظارہ ہے۔ جو آخر اس متقی کو نصیب ہوا ہو۔

۳۔ یسر کو بھی انسان بہت پسند کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرے۔ اللہ تعالیٰ ضرور اس کے معاملہ میں کوئی آسانی پیدا کر دیتا ہے) گویا یسر بھی متقی ہی کا حصہ ہے۔ تاریخ کے صفحوں کو الٹ جاؤ اور دیکھو کہ متقیوں کے مقابلہ میں بڑے بڑے بادشاہ باریک در باریک تدبیریں کرنے والے مال خرچ کرنے والے جتھوں والے آئے مگر وہ بھی ان متقیوں کے سامنے ذلیل و خوار ہوئے۔

۴۔ اسی طرح متقی کو عجیب در عجیب حواس ملتے ہیں اور ذات پاک سے اس کے خاص تعلقات ہوتے ہیں۔ قرآن مجید میں (—) (یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں) بھی متقیوں کے لئے آیا ہے یعنی اگر مظفر و منصور و فتح مند ہونا ہو تو بھی متقی بنو۔"

(خطبہ عید الاضحیٰ فرمودہ ۱۵ جنوری ۱۹۰۸ء)

بقیہ اخبار احمدیہ صفحہ ۱ سے آگے

۶:۔ ہر اہم ٹریفک چوک پر خاموش اشاروں کے ساتھ ساتھ صوتی اشاروں کا انتظام بھی قائم کیا جائے۔

۷:۔ ربوہ ریلوے اسٹیشن کو نابیناؤں کے لئے رعائتی ٹکٹ CONSESSION TICKET بنانے کا اختیار دیا جائے۔

(جنرل سیکرٹری مجلس نابینا ربوہ)

جدید فیشن کیساتھ روائتی زیورات
اشرف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان ۶۴۹ رہائش ۷۱۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ امور خارجہ کے وزیر مملکت مسٹر محمد صدیق کانجو نے کہا ہے کہ وہ مسئلہ کشمیر پر ثالثی قبول کرنے کو تیار ہیں۔ وائس آف امریکہ سے انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ اگر کوئی دوست ملک اس ضمن میں ثالث کا کردار ادا کرنا چاہے تو ہم اس تیسرے راستے پر بھی چلنے کو تیار ہیں۔

○ محترمہ بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ جام صادق کے ظلم اتنے بڑھ گئے تھے کہ انہیں باہر بھیجنا پڑا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ وزیر اعلیٰ سندھ نے محکمہ فون کے ایک افسر کو دو دن میں چالیس فون لگانے کو کہا اس نے انکار کیا تو حکم دیا کہ اس کو ہیروئن رکھنے کے جرم میں گرفتار کر لو۔ بیگم صاحبہ نے کہا کہ جج نبی شیر جونیجو نے صدر کو فون کر کے کہا کہ آصف زرداری کے خلاف کوئی ثبوت نہیں میں انہیں سزا نہیں دے سکتا جواب ملا دو دن ٹھہرو پھر جج کو قتل کر دیا گیا۔

○ راولپنڈی سٹیشن پر اباسین ایکسپریس کو تباہ کرنے کی کوشش کی گئی تاہم بم وقت سے پہلے پھٹ گیا جس سے پٹڑی تباہ ہو گئی۔

○ قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے علم میں تھا اس کے باوجود کوآپریٹو اداروں کی غیر قانونی سرگرمیاں نہیں روکی گئیں۔

○ وفاقی وزیر چوہدری شجاعت علی نے کہا ہے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو عورت نہ ہوتیں تو ان کے لئے کچھ اور الفاظ استعمال کرتا انہوں نے کہا کہ میری تجویز ہے کہ ملک میں جھوٹ بولنے پر بھی سزا ہونی چاہئے انہوں نے کہا کہ محترمہ بے نظیر بھٹو نے قومی اسمبلی میں ہم پر جھوٹے الزامات لگائے ہیں۔

○ نوابزادہ نصر اللہ خان نے کہا ہے کہ الائنس بنانا ہماری مجبوری ہے آزادی ہم سے جب بھی چھینی جائے گی ہم رہی کریں گے۔

○ سابق سپیکر قومی اسمبلی ملک معراج خالد نے کہا ہے کہ حکومت اور اپوزیشن مسائل حل نہیں کر سکتی عوام فوج کی طرف دیکھ رہے ہیں لیکن یہ بھی مسائل کا حل نہیں ہے

○ وزیر اعظم پاکستان نے ہرارے میں دولت مشترکہ کے سربراہ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ۴ نکاتی پلان پیش کیا ہے۔ دوسرا جمہوری استحکام تیسرا اقتصادی مسائل کا حل اور چوتھا علاقائی مسائل کا پرامن حل قرار دیا ہے۔

○ وزیر اعظم نے ہرارے میں دولت مشترکہ سربراہ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے عالم اسلام کی مشترکہ اقتصادی منڈی کے قیام کی تجویز پیش کی ہے۔ انہوں نے عالم اسلام کے اتحاد میں وسطی ایشیا کی مسلم ریاستوں کو بھی شامل کرنے کو کہا ہے اور کہا ہے کہ یہ وقت عالم اسلام پر پاس ۷۵ سال کے بعد آیا ہے اس موقعہ کو ضائع نہیں کرنا چاہئیے۔

○ جام صادق علی نے کہا ہے کہ میں دو ہفتے کے بعد وطن واپس آجاؤں گا۔ میرے جانے سے خوش ہونے والوں کو مایوسی ہو گی۔

○ شارجہ میں تین ملکی کرکٹ ٹورنامنٹ میں بھارت نے بھی پاکستان کو شکست دے دی اس سے قبل ویسٹ انڈیز نے پاکستان کو ہرا دیا تھا۔

○ سندھ میں ڈاکوؤں کے خلاف بڑے پیمانے پر فوج اور پولیس نے آپریشن کر کے چند دن قبل ہائی وے سے اغوا ہونے والے بس میں سے ۱۴ افراد کو بازیاب کروا لیا۔ ۱۲ ڈاکو گرفتار ہو گئے اور بھاری مقدار میں اسلحہ ہاتھ لگا۔ ۱۰ ڈاکو ہلاک ہو گئے۔

○ جمیعت العلمائے اسلام بلوچستان کل جماعتی کانفرنس بلائے گی جس میں ہر صوبے میں ہونے والے دہشت گردی کے واقعات سے نمٹنے کے لئے غور کیا جائے گا

○ وائس ایڈمرل سعید محمد خان کو چیف آف نیول سٹاف مقرر کر دیا گیا ہے۔

○ بلوچستان کے شہر تربت میں نامعلوم دہشت گردوں نے بازار میں اندھا دھند فائرنگ کر دی جس سے ایک طالب علم شدید زخمی ہو گیا

○ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب نے کہا ہے کہ صدر کو موت کی سزا معاف کرنے کا اختیار اب ختم ہو گیا ہے۔

○ پروفیسر غفور نے کہا ہے کہ حکومت کی مایوس کن کارکردگی جمہوریت کے لئے خطرہ بن گئی ہے۔

○ آزاد کشمیر کے دارالحکومت مظفر آباد کے گردو نواح میں خوفناک آتش زدگی سے بے شمار املاک تباہ ہو گئی ہیں۔ ان پر اسرار واقعات پر غور کرنے کے لئے آزاد کشمیر کابینہ کا ہنگامی اجلاس طلب کر لیا گیا ہے۔

غیر ملکی خبریں

○ بھارتی وزیر اعظم مسٹر نرسیما راؤ نے کہا ہے کہ میں نے پاکستان کے وزیر اعظم سے بڑے اچھے ماحول میں بات چیت کی ہے مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے واقعات کا جائزہ لینے کے لئے بین الاقوامی انسانی حقوق کی تنظیموں کو دورہ کرنے کی اجازت دینے کے مطالبوں کے بارے میں انہوں نے کہا کہ فی الحال وہاں کے حالات اس کی اجازت نہیں دیتے۔ سندھ کی سرحد پر بھارتی فوج کے اجتماع کے بارے میں انہوں نے کہا کہ انہیں فوجوں کے اس اجتماع کا کوئی علم نہیں تاہم انہوں نے کہا کہ اس سے پاکستان اور بھارت کے تعلقات میں کشیدگی نہیں پیدا ہونی چاہئیے

○ امریکہ اور روس نے اعلان کیا ہے کہ مشرق وسطیٰ کی امن کانفرنس اس ماہ کی ۳۰ تاریخ کو سپین کے شہر میڈرڈ میں ہوگی اس میں اسرائیل، عرب ممالک اور فلسطینی شرکت کریں گے۔ افتتاحی اجلاس میں امریکی صدر بش اور روسی صدر مسٹر گورباچوف بھی شریک ہوں گے افتتاحی اجلاس ۳ دن جاری رہے گا۔ امریکہ کے صدر بش نے کہا ہے کہ اس کانفرنس کا مقصد مشرق وسطیٰ میں منصفانہ اور پائیدار امن قائم کرنا ہے یہ ایک عظیم مقصد ہے۔

○ فلسطینی لیڈر مسٹر یاسر عرفات شام اردن اور مصر کا دورہ کریں گے تا کہ مجوزہ امن کانفرنس سے پہلے پہلے عرب ملکوں کا لائحہ عمل طے کر لیا جائے۔

○ روس کی ۸ جمہوریتوں نے اقتصادی تعاون کے سمجھوتے پر دستخط کر دیئے ہیں۔ سوویت یونین کی رشیا کے بعد دوسری بڑی ریاست یوکرین نے ابھی دستخط نہیں کئے۔

○ جرمن وزیر خارجہ مسٹر گینشر نے روسی جمہوریہ قازقستان کے صدر سے ملاقات کر کے قازقستان سے براہ راست تعلقات قائم کرنے اور قریبی تعاون کے مسائل پر غور کیا۔ جرمنی قازقستان کو فنی اور دیگر امداد دے گا۔

اعلان گمشدگی

اسلحہ اور شکار کا لائسنس جو کہ کالے کور میں ہے اور نعمان سلیم ولد چوہدری فیض اسلم صاحب کے نام پر جاری شدہ ہے جمعہ ۱۸ اکتوبر کو ریلوے روڈ پر گر گیا ہے۔ جس صاحب کو ملا ہو پہنچا کر مشکور ہوں۔

نعمان سلیم ولد چوہدری فیض اسلم
مکان نمبر ۱۹/۴۶، دارالرحمت وسطی۔ ربوہ

خوشخبری

احباب کی سہولت کے پیش نظر ہم نے خالص دودھ کی ہر وقت فراہمی کا انتظام کیا ہے۔ قیمت ۶ روپے فی کلو۔
گلشن بیکرز
نزد ایوان محمود ربوہ

جرمن ہومیو پیتھک ادویات

مدر ٹنکچرز۔ پوٹینسیاں اور بائیو کیمک کی تمام ادویات کے علاوہ خالی شیشیاں اور ہر قسم کی گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں۔
فون
کیور میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ ۷۷۱، ۶۰۶

پتہ